









هو الذي جعل الشمس والقمر قد هتانا للتعليق اعدا للسيرة والحسنة

هذه رسالة الرضى الى الصواب في المناظرة بين الصائمين والفطرين نائية عن المظالم

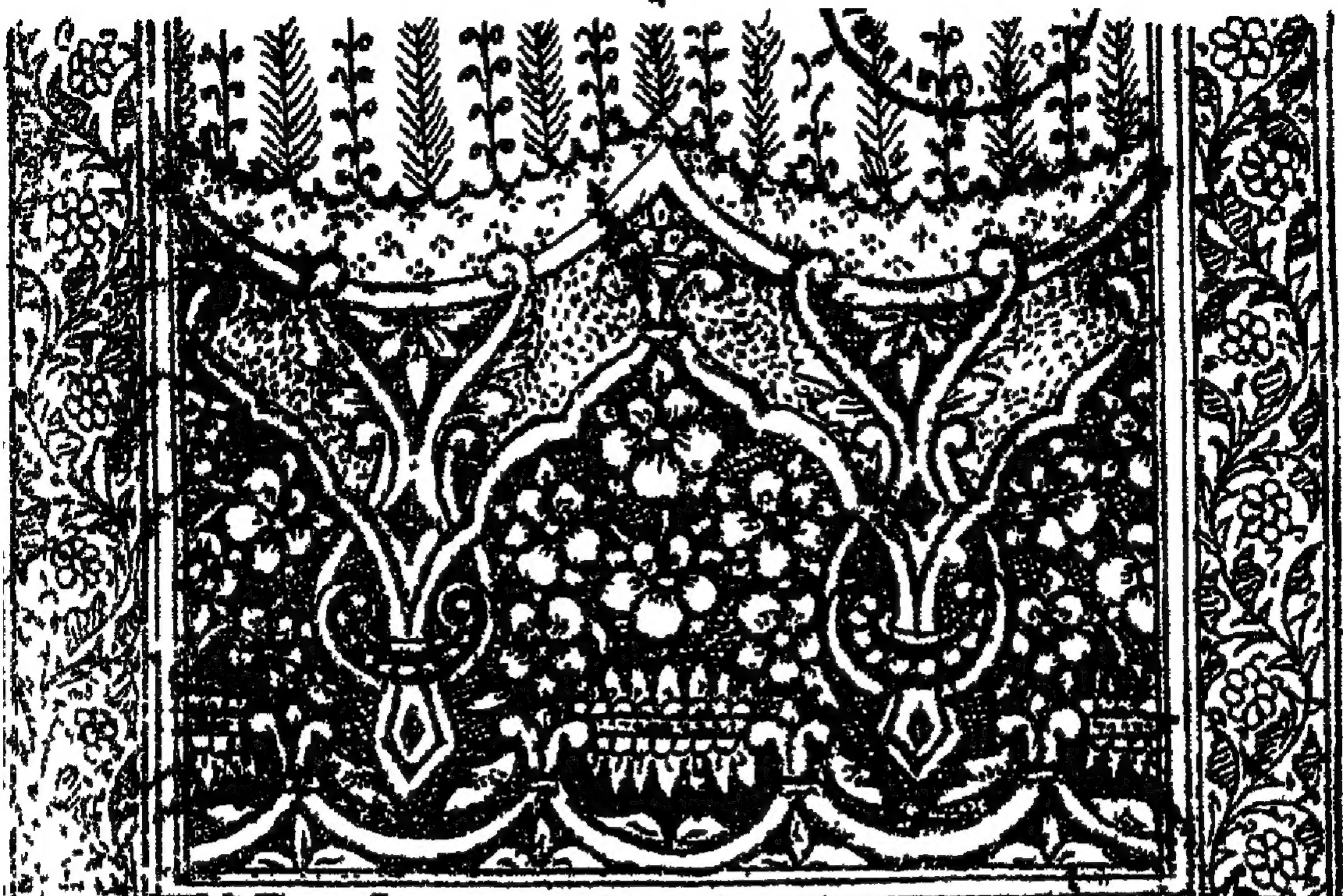
والجادة لترد اعيت الى المصالح بين اهل الدين اترخت بالاسم الذي سميت



الراجي لعماد الرحمن المقصود لرحمن الطالب لشفاعة حبيب الرحمن

ابوسعيد محمد رحمت الله من كان وحفظه الله من كل شر والحمد لله رب العالمين





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وكتابتها

اور تجھے دو دوزخ بلا کر

جہنم سے اور اعلیٰ اللہ کے جہنم میں وہماؤں کج پیدا کیا

ففتقهما وبضياء القمرين الدائرين انارها يومئذ الليل

پس ہاتھ بٹا کر اور کھڑا کر دیا اور دو گزنی والے مہر و ماہ کے ضیاء سے اور کوروش کر دیا رات کو دن میں

والنهار والنهار في الليل فارة يطول الليل بطول النهار

داخل کرتا ہے اور کور رات میں نورون کا کمی و زیادتی سے ہے اور از نور ہی کے طبع سے



فبما ان من جعل الشمس ضياء والقمر نورا بالاكمل 87

پس ایک وہ ذات جسے آفتاب کو ضیاء بخشا اور ایکے نور سے چاند کو مکتب کی

وقد ر منازل لنعلم عدد السنين والحبس والصلاة

اور مقدار کیا اور کیسے نمران ماسا اور حبس کو جانیں اور رحمت کا طرے

والسلام على رسول كان وجوده قد تامله تاليا

اور سلام اور رسول پر خجکا وجود مقدم اور انکا مبعوث ہونا اخیر ہوا

الذي قال الشهر فكذا مكذا مكذا مرتين مع تبسيط انا ل

خیرت نے فرمایا مینا ای اب اب اب دوبارہ پڑھاتے کیے انگلیوں کا ذکر کیے

اليدين وتارة مع قبض الابهام فظهر لنا ان الشهر يكون ثلثين

اور یکبار انگلیوں ہا بند کر کے پس ظاہر ہوا ہا ہا ہا کیے تین تیس مینا تیس روز کا

او ثلثه عشرين بعد الايام وهو الذي قال في فضله

یا تیس کا ہوتا ہے روزوں کے شمار سے اور یہی آپ نے فرمایا اور کیسے فضیلت

شهر اعيد لا ينقصان المراد من ان كانا في العدة ناقصين

عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے ہیں اس کے مراد ہے اگر گشتی میں ناقص ہوں تو



فہما فی الاجر کاملین اوانھما فی العام الواحد

پس وہ دو تو ثواب میں کامل ہوتے ہیں یا وہ ہر دو ایک ہی سال میں

لا یكون کلّھما ناقصین فی اهل الاسلام والایمان <sup>ن</sup> یا ساکی

ناقص نہیں ہوتے پس ای صاحبان اسلام و ایمان اور پراہیت

طریق الهدایۃ والایقان <sup>ن</sup> ہذا واقعہ عجیبہ و سائنحہ غریبہ

و یقین کارستہ چلنے والے یہہ ادر واقعہ و غریب سائنس ہے

وقعت فی بلدہ جید رباب الدکن صانھا اللہ عن فائ

جوید در آباد دکن میں جسکو اللہ نے ان کے آفتوں سے محفوظ رکھے واقع ہوا

الزمن فی یوم الاحد التاسع والعشیرین من رمضان غشیہ

رمضان کی دسویں تاریخ اتوار کے روز زوال کے بعد

من عالم الثنتین والثلاثین بعد الالف والثلاثین من ہجرت النبی

سے تیرہ سو تیس ہجری میں

فطم علی صاحبھا ازکی الصلوۃ والخیر حیث صار اهل الاسلام فی

جسکے صاحب پر پاک درود اور تحفہ عید فطر کے روز میں اہل اسلام کی



فرقتین بعضهم صائمون والبعض الآخر مفطرون

بعض اذیکے روزہ دار اور دوسرے کسے بعض انظار کرنے والے

وکل حزب منهم شیعہ ویطعن بایشین علی الحرب الآخر

ہر ہر ایک گروہ اپنے خلاف ہر دوسری گروہ کو طعن اور تشیع اور عیب جی کرتے تھے

ولم یرعوا ان یرصد قہم قولہ تعالیٰ کل حزب بما لہم

اور نہیں خوف کرتے تھے کہ ان کا قول ہر گروہ اپنے پاس جو دلیل ہے اور ہر خوش بین

فرحون وتمادوا فی الشقاق وعدم الاتفاق حتی کادوا

صادق آئے ہر اور مخالفت میں درازی کرتے اور نہ اتفاق میں بہانہ تک کہ ازوری

ان یتخاصموا ویتشاجروا جہلاً و تنکباً عن الصراط المستقیم

چال بیکے جھگڑا اور خصومت کرنے کی وجہ سے اور صراط مستقیم سے باز رہنے پر تامل کرتے

استطال السفہاء من کلا الفریقین علی من خالفہم بما لاینبغی

ہر دوطرف کے لوگوں نے بعض کم فہم اپنے مخالف سے اسے اس طرح پر طوالت چاہی

ویتنزه العاقل من ذکرہ ویستحییٰ وکان الاجد رب کل منہم

اور عاقل اس کے ذکر سے بچتا ہے اور ہر ایک کو اپنی تشریح تھی



ان لا يفعلوا ما فعلوا بل واجب عليهم ان يعدلوا الى اهل  
جو کام کئے نہ کریتے بلکہ اونپر واجب تھا یہ کہ عالموں کیسے جا کر

الذکر ویسئلوا فی الاسلام والمسلمین من اختلاف وانحکاف  
پوچھ لیتے پس انہوں نے واسطے اسلام اور مسلمین کے اختلاف سے جو ضعف کر دیا

قوی الوحدة الاسلامیة وحل الروابط الذی تفرقت  
وحدت اسلامیہ قوی کو اور کہوں دیا بندش دینہ کو پس ای کا شتر

متی الافاق من هذه المخالفة ومتی الشعور بالمصابة  
اس مخالفت سے کس زمانہ میں افاق ہوگا اور بحث میں صواب ہو سکا کہ

بهذه المناظرة فالله الله يا اهل الاسلام عليكم بالدين  
شوہرہا خوف کرنا اللہ سے ای اہل اسلام لازم کر لو تم پر دین

وحبل الله المتين فاسمعوا ما یقال بالانصاف ولا تنوا الى  
در اللہ کی مضبوط رشتی کو پس جو کہہ کہہ جاتا ہے انصاف سے اور جیسے کہہ

قال لا تشنوا التیم عامرون بالمواخاة وتحابوا فی الله بالمرأع  
اور کہو دیکھ کر شبکی کو کیا تم بائیکر سہیلی برادر بنو گے اور خاں اللہ باہم دوستی کہنے پر پوری



فاذا كان كلا الفريقين المتنازعين من اهل دينكم  
پس جو وقت کہ تمہارے اہل دین سے دو فرق با یکدیگر جھگڑا کرتے ہیں

فاصلحو ابین اخیکم كما قال الله وان طایفتان من المؤمنین  
پس تم اپنے دو بہائوں میں صلح کرو جیسا کہ اللہ فرمایا اور اگر مومنین سے دو طائفہ ایک دیکر

اقتتلوا فاصلحو ابینہما الا یرفلیک اللہ امثال الامرک  
ملاہم دین پس تم صلح کرو انہیں پس حاضر ہونہیں حاضر ہونا ای اللہ تیرا فرمان بجا لائے

اشرع فی توضیح طریق المصالحتہ بالصدق والمناصحتہ  
صدق نیت اور خیر خواہی سے طریق مصالحت کی توضیح شروع کرتا ہوں

اعوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم  
پناہ مانگتا ہوں اللہ سمیع علیم سے شیطان رجیم کے شر سے

قال الله تبارک وتعالی فی کتابہ المجید الذی لا یتبہر الباطل  
فرمایا اللہ تبارک و تعالی اپنی بزرگ کتاب میں ایسی کتاب جس کے رد و رد

من بین یدیک لا من خلفک تتزیل من حکیم حمید یا ایہا الذیر الخوا  
اور پھر سے باطل نہیں آتا مازل ہوئی حکیم حمید پر ای ایمان والو



اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم اخذنا من حال  
اللہ کی اور اس کی رسول کی اور تم میں جو۔ حکومت میں اطاعت کیا اختیار کریں

الفوضى والانتشار وولي اس من خيار النصارى ظل الله خليفه  
غیر تعبد اللہ اور ہر گز نہ کو حاکم ہونے کے بہترین ظل اللہ اور خلیفہ

رسول الله باسط العدل والامان بين القاصي والمدن  
رسول اللہ کے عدل دامن یکے دہ کر کے دینے درمیان دور اور نزدیک کے

الخاقان الاخف والامير المكرم والشمس المحترمة الذي نحن  
بادشاہ بزرگ اور امیر بزرگ اور شمس محترم ایسے کہ ہم جیسے حکومت کے

في ظل حكومتنا وفي كنف حمايتنا شريح مبيد العصا  
سیما میں راحت پاتے ہیں اور آپ کے حمایت کے بازو میں لڑکھڑکی توڑنے والے نازانوں

وكما يحج الجوامع من ذلت للصبا وخضعت الرقاب  
روکنے والے گمراہی میں دوڑنے والوں کی آہ میں جکڑنے سے بچتا ہوں اور جگہ کے پتھر سے گوفان

الذي نراه في طفر العين بصير الامير العاقل فقيرا والفقير الطمع اميرا  
اچھویم ایسے کہ ہم میں کہ بلکہ نازک عرصہ میں کشتن امیر کو فقیر کر دیے اور دھن بردار فقیر کو امیر بنا دیے



ذلك فضل الله يعطيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم  
یہ اللہ کا فضل ہے جس کو کہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ کا فضل بزرگ ہے

تداول اریکۃ هذه السلطنة وسریر هذه المملكة سلاطین  
بادشاہان ذی اکرام تخت سلطنت اور تخت بادشاہت کو دست بہت پائے

ذوی اکرام ولكنهم لم یبالوا ما نال هذا الملك الرحیم  
لیکن یہ بادشاہ رحیم بقدر قدرت پائے وہ بادشاہان سلف

من الفوز والاقلام اذ الیام مقاصد ومطالب کان  
نہ پاسکے آپ جب کوئی مقصد اور مطلب کا قصد کرتے ہیں

مطلوب الاطالب حازما تعب السابقین وما تضاعفت  
مطلوب خود طالب ہو جاتا ہے لگے سوار جو سلاطین سابقہ جہز کے حامل کر رہیں

وشر غرما من سواه من السلاطین مع ذلك الا انهم  
بب دشواری کیے اور نیکے مہمان بہت ہوئے آپ سانی اور کو اماند کیے باوجود اسکے تحقق

عنوا بنحارف الدنيا وزهلواعن الاخری وهدو  
کہ انہوں نے دنیا کی آراشیں کا اور وہ کیے اور آخرت سے غافل ہوئے اور ہماری جمع



العقل

ادام اللہ تائید طلب ما عند اللہ فرقی معارج الدنیا  
ہمیشہ کہیے اللہ کی تائید کو اللہ کی رضا طلب کئے دنیا اور آخرت کی بلندی پر چڑھیے

لیس من اللہ جستکر . ان یجمع العالم فی واحد  
اللہ پاس و شواریہین تمام عالم کو ایک میں جمع کرنا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطاع امیر فقد اطاعنی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس نے کہ میرے امیر کی اطاعت کی

والامیر لیس الامن کانت امور الحکومت فی قبضتہ ومهام الریاسة  
ہیں امیر مگر وہ شخص جس کے قبضہ میں امور حکومت ہو اور ریاست کے کام

موسکة ومشیة بحسن قادتہ فسلطاننا العادل والحاکم  
اور نیک کشش سے مضبوط دستوار ہو پس ہمارے عادل بادشاہ اور نیک حاکم

الباذل امام المومنین رئیس المسلمین خلیفۃ من رب العالمین  
مومنوں کے امام مسلمانوں کے رئیس پروردگار عالم کے خلیفہ

الملك الرحیم الامیر الکریم سمی ذی النورین حازی  
پادشاہ رحیم اور امیر کریم ہمنام حضرت عثمان ذی النورین کے اطاعت کرنے والے



سعادة الدارين الاصف السابع والنظام السادس

ہر دو جهان کی نیکی کو ساتویں آصف چھٹے نظام

اعلیٰ حضرت نواب میر عثمان علیخان نظام الملک آصفجاہ بہادر

اعلیٰ حضرت نواب میر عثمان علیخان نظام الملک آصفجاہ بہادر

مد ظلہ العالی وادام اللہ اقبال المتعالی فوجیہ الکتاب السنہ

السنۃ ۱۲۸۱ ہجری بلند سایہ کو دراز کرے ایک بلند قبال کو ہمیشہ کے پس قرآن و حدیث کی حکمت

اطاعت امر و واجات حکم و هو یاعد الالہیہ و حسن الاقدام

اطاعت واجبات واجب ہوئی اور آپ بہترین اسطعام اور نیکترین اہتمام

و کمال الفرائد و اتم الکیاستہ انتخب المولیٰ المعظم

اور کاملتر فرست اور پوری دانائی سے ہمارے بزرگ صاحب اور

علامتنا المکرم الذی ہو جمع البحرین من علوم الدینیا

مکرم علامہ کو منتخب فرمائے جنہوں نے یہ علوم دنیا اور فیوض عقبت کے مجمع البحرین ہیں

وفیوض العقبت لیس لہ نظیر فی الافاق و حسن الاخلاق

جو کما مثل زمانہ میں اور حسن اخلاق میں نہیں ہے



الذی ینیل ویعطی علی الاطلاق ما یکاد یعد فوق ما یطلق  
 اچکا پونچانا اور بخشش کرنا بلا قید ہے جو قریب تو ہے حد استطاعت سے خارج ہو کر

ففوض الادارة الجلیلة خذ متعیر المہم الامور  
 پس تفویض کیئے حکومت بزرگ امور ات فریبیکہ واسطے معین المہامی کی خدمت

المنہیہ تصدرا الصدور ولا یستطاع ہما الدینی الضرورة  
 دین کی ضروری برے کاموں کے نظام کے لے صدر الصدور کی خدمت

الی مران تھمت الیرغبات الطالبیرو استنارت ہدایت  
 خلیکے طرف طالبین کے خواہشات منتفی ہونے میں اور مقتدین اپنی ہدایت سے

المستقر شدین مولانا الصوفی الحاج الحافظ مولوی محمد انوار اللہ  
 نور باتے میں مولانا صوفی حاجی حافظ مولوی محمد انوار اللہ صاحب

صاحب الانوار بحر کاتر ساطعة مادام طلع القمر  
 ایکے انوار برکات ہمیشہ روشن رہیں جب کتاب اور اہل طلو و عروج سے

واستنار بحکمہ الملوان فللہ در هذا الرئيس حیث اعطی  
 اور شب و روز ایکے عکس سے نور پائے رہیں پس خالق اللہ ہے اس میں کی تکیا عیش عطا ہے



هذه الخدمت الحلیة العظيمة لمرآة لها ووهب  
 یہ جلیل اور بزرگ خدمت از کو جو وہ لایق اویکے ہیں  
 اور بخشے

هذه العہدة المحترمة المکرمة لم یبق بها فاستقر الامر  
 یہ مکرم و محترم عہدہ اوس شخص کو جو سزاوار اویکے ہیں پس برابر ہوئے نہ پیدایہ

یہ متروک و تعادل ہا بد متروک و مستیقظ لانک کل  
 انکی سمیت اور اوسکا ایک ہی ذمہ ہے پس وہ بیدار ہیں نہ کابل نہ غافل

یستقبل الحاضر بالحزم والعاجل فحين ما وقع الارح  
 توجہ کرتے ہیں اور حاضرہ اور آئندہ میں ہوشیار رہیں پس جو وقت کہ واقع ہوئی اغواہ

وبلغ الخبر بان روت هلال عيد الفطر في قرية  
 اور انکو خبر ہوئی تحقیق کہ رویت ہلال عید الفطر کی قریہ ناندیر میں ثابت ہوئی

ناندیر قد تحققت ولدی قاضی تلت  
 اور اوس گاؤں کے قاضی کے پیشی میں ثابت ہوئی

وان المسلمین هناك عازمین لاداء صلوة العيد في هذا اليوم  
 اور اس یوم سعید میں وہاں کے مسلمان صلوة عید ادا کریں گا قصد کیے ہیں



وكان ولاية تلك القبر قد انهموا الخبر بثبوت العيد  
اور اوس قریہ کے حکام عید کے ثبوت کی خبر بذریعہ تار پہونچائے

بذریعہ البرق (اعنی ٹیلیگراف) فتم شیخ الاسلام  
پس شیخ الاسلام

لتحقیق الواقعة فکثر السؤال مرارا متعددة وقریر العهد  
در اسلئے تحقیق واقعہ کے متعلق ہوئے ہیں بار بار متعدد دریافت کئے اور مقرر کئے

على ان الخلد ما العالیة كالصوت والتعلق من جانب  
اس امر کی ذمہ داری الہجرات عالیہ پر مانتہ صوبہ و تعلقہ دار کے جانب سرکار

مرآ بذریعہ التار الا ان ذلك اليوم قد صا التعلیل  
متعدد و بار بار کی واسطے مگر اوس روز صاحب عالیث ان کی مجبوبات کے

لستخذی الدولة البرطانیة فخر وصول الخی الى قرب الزوال  
حکام کو تعطیل نہیں جواب پہونچنی میں قرب زوال تک دیر ہوئی

و بعد وصولها من الطر والمختلفة من الولاية المعتد بها التوافق  
اور پہونچنے اخبار کے مختلف طریقوں سے متواتر حکام متمدین کے ذریعہ سے







انه يسوغ للحاكم ان يستند في حكمه عليه كما اراد الخط  
 کہ حاکم نے اپنے حکم میں اس کو سند لے

الموصوف بصحة خبره لان يكون سبباً للحكم واذا حصل التمسك  
 جو اس سے صحت خبر کا جائز ہے کہ وہ کسی حکم کا سبب ہو جائے اور جبکہ حاصل ہو تامل

فالتفريق بلا فارق انما هو اطلاق ونما حبل الجند وشقاق  
 پس تفریق بلا فارق ہے کیونکہ اس کی نہیں کہ وہ تفریق اور گفتگو بلا دلیل اور خلاف ہے

يا اصحاب الاعتراض ان كان خبر التار غير مقبول لئلا يكم مرجع  
 ای صاحبان اعتراض اگر تار کی خبر تمہارے نزدیک مقبول نہیں ہے اس میں تکرار

ان شهادة من اهل غير ديننا فلما هذا المسكوت فيما تجرى  
 مردہ گواہی ہمارے اہل دین کی غیر ہے پس اس میں سکوت کہتے ہیں جو حکم

من الاحكام بها كالقتول والقصاص وغيرها ونحوها اهل بلنا  
 مثل قتل اور قصاص ان کی گواہی پر جاری ہوتے ہیں

ان تعارضوا فذلك لان الحد ودتند في الشبهة فالا عترض  
 یہ کہ معارضہ کریں اس میں ہی اس لئے کہ حدود دو دشمن ہیں شہادت سے پہلے عرض



فیہا اونی واحری وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

اس میں بہتر اور لائق تر ہے اور تحقیق فرمائیے رسول اللہ درود و سلام اللہ کا

سلم ادر والحد و بالشیہا فلیف سلم التسهیل والنہا و

آپ پر دفع کرو تم حدود کو شہتہا پر پس کیونکر تیکم کیا دے سہولت اور سہی

فی حقوق العباد والتشدید والتوکید فی حقوق رب العباد

بذون کے حقوق میں اور سختی و درستی حقوق رب العباد میں

وباغضاء النظر عن الألتزامات الكثيرة الواردة علیکم فانہ مع

اور چشم پوشی کرتے اعتراضات بہت سے جو تم پر لازم ہوتے ہیں پس تحقیق کرو

لدى مولانا حج و قرائن و مسوغات كثيرة فمنہا ان قد بلغنا کتاب

شأن یہ ہے باوجود اس کے ہماری مولانا پاس دلائل قرائن جو از ہر پس بعض اہل تحقیق کے پاس

والخطوط من البعثین المبارکتین مکاتر المعظم والمذنب المنور

پہرے کے کتابات اور خطوط دو مبارک جایوں سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ

اعنی الحسین الشرفین زادہما اللہ شفا و تعظیما ان روتہا لہا التبت

اعنی حرمین شرفین سے زیادہ کریم الشادون درود کی بزرگی اور تعظیم تحقیق ہر روایت کی تائید



هناك في يوم النخمين صاموا مقامي البلدين المباركتين يوم الاثنين  
 اور جسے پختہ بننے کے اور اور روزہ رکھے روز جمعہ ہر دو مبارک شہر والے

وعليہ يكون اليوم المتنازع فيه بعد كمال العدة احدى ثلاثين  
 اور اس حساب سے ہوتا ہے روز متنازع فیہ بعد کمال شمار کے اکتیس

فكيف يجوز اتمام صيام هذا اليوم المتنازع فيه بعد كمال العدة بيقين  
 پس کیونکر جائز ہوگا پورے کمرنا روزوں کا اور اس روز میں بعد کمال شمار کے یقیناً  
 مع قوله صلى الله عليه وسلم صوم الرويت و افطروا الرويت فاغتم  
 باوجود اسکے قول سے ارشاد علیہ وسلم روزہ رکھو چاندیکہ کرا اور فطار کرو روزہ رکھو

عليكم فاكملوا العدة ثلاثين ولا فليتم على قولكم بخير صيام  
 پس اگر وہ پانچ تہم پیر پس کمال کرو گنتی تیس روز کی و الا پس تمہارے پس قیل پر

الايام الخمسة المنهي عنها في كل العام وجاء في الكتب  
 لازم آتا ہے جائز ہونا پانچ روزوں کا جو ہر سال میں مجموعہ ہیں اور کتب فقہ حنفیہ میں

الحنفية لا عبرة باختلاف المطالع تقارب مثل وتباعا للمواضع  
 آیا ہے اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں جائیں نزدیک ہوا دور



ولا يضرنا خلاف الشافعي لأن المقلد إنما يحكم بمذهبه  
 اور شافعی کا خلاف بھی کچھ نہیں دینا اس لئے تحقیق کہ تقلد خیر این نیت کہ حکم کرے گا اللہ سے

وحکم القاضي إذا لم يرفع الخلاف على القول المبرج  
 اور حکم قاضی جبکہ نہیں رفع کرتا ہے خلاف کو قول مبرج پر

فأقل الأحوال أن لا يصح الصائمون على المفطرين ولا المفطرون  
 پس کم سے کم یہ کہ نہ طعن کریں روزہ داران روزہ توڑیدالوں پر اور نہ روزہ توڑنے والے

على الصائمين وحدهما لا يربح بالفرق بين هذا  
 روزہ داروں پر اور صومدین فراخ دینے والے فریقین کو یہ روزہ بکشت ہے

لنصران يقال في تشويع حكم مولانا بآيات العید  
 لازم ہوتا ہے یہ کہ کہا جاوی مولانا کا حکم آیات عید میں جو جاری ہوا وہ مطابق ہے

لما أفتى به مولانا المرحوم بالحج صافاً إنه قد وقعت  
 اور اس کے جو فتویٰ دئے مولانا مرحوم عبدالحی صاحب میں تحقیق کر شان یہ واقع ہوا

في زمانه واقع نظير هذه الواقعة وكتب فيها فتوى  
 اسی زمانہ میں ایک واقعہ مثال اس واقعہ کے اور لکھے فتویٰ اس میں

مولانا کا حکم ہے کہ روزہ داروں پر اور صومدین فراخ دینے والے فریقین کو یہ روزہ بکشت ہے  
 اور قول مبرج پر  
 حکم قاضی لا ینفع خلاف



عنہا الفلک الدوار فی روتہ الہلال بالنہار  
اور اسکا نام الفلک الدوار فی روتہ الہلال بالنہار ہے

وہذا عبارتہا تحت اربع عشر علی تالیفہا وقوع حادثہ فی المسنہ  
اور اسکی عبارت سے کہے براہین کی بجھو اسکی تالیف پر وقوع حادثہ اسکی

وما قبلها وذلك في السنة الماضية السنة الرابعة والتسعين  
 اذ رما قبل اوسى سنة ضيعة باره سوچورا لوزي پري بنوي كه اوسى  
 بعد الالف المائتين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل  
 صاحب پر فضل صلوة اور تحية

وَحَيْتَرُنِي هَلَاكِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْاَشْنَيْنِ وَصَامَ النَّاسُ يَوْمَ الْاَشْنَيْنِ فَلَمَّا

جاء يوم الاثنين التاسع والعشرون من ذلک الشهر قراءت  
آیاد و زمر شنبه و تیسویں تاریخ اوس مہینے کی  
بہم و یکے کو

الحمد لله الذي جعل في بلدنا الكهنه وبقية الحاطة السجاء والسماء  
الان كويس نم ايتسر جوي رويت بمار شمس لکهنه وبقية السجاء والسماء



فأصبح الناس يوم الثلاثاء صائمين ظانين أن يوم الثلاثاء  
 ليس سبباً في ذلك روزہ ہے اس گمان سے کہ وہ تیسویں تاریخ کے

ثم وصل الخبر من بلدة كاتفور وبغض القرى المتصلة بالبلدة  
 پر شہر کانپور اور بعضی قریہ جانتیہ کے خبر پہنچی در شب گذشتہ اس بلدیہ میں  
 البلدة روتہ لہلاک فی اللیلۃ الماضیہ و جاز الشہر لیلۃ  
 روتہ لہلاک ہوئی اور آگے گواہان گواہی دیتے تھے

بذلك وقوع الانفابا فطار عند ذلك فافطروا عند صبح  
 اس پر پس افطار کا قوی واقع ہوا اس روز دوپہر کے قریب ہم افطار

وشاع ذلك الخبر في الموضع القري والبعث فافطر الناس  
 اور شایع ہوئی یہ خبر مواضع قریب اور بعید میں پس افطار کر کے لوگ

كلهم الا طائفة لا ما يشترهم خالفونا زعمناهم ان ذلك  
 کل ان کے مگر گروہ نامیہ پس تحقیق کر انہویہ ہمارا خلاف کرتے اس نے

ناج لهم وقد ساءوا حيث صاموا يوم العید و شقوا العید  
 فعل بخلاف ہذا سے اوپر لے حالانکہ وہ برائے کہ روز عید روزہ ہی اور سختی و عید ہوئے



وحسبوا انهم احسنوا وبدالهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون  
اور گمان کیے تھے کہ وہ اچھا کئے اور ظاہر ہوا ان کے لئے کہ اللہ کے جانتے جو نہیں سمجھتے تھے

وحاق بهم ما كانوا يتهمزون انتهي واما اعلان مولانا

احمد الہی پیرا دنیہ پر لب میں خیر کہ جو تم ٹھاکر تھے تھے اور لاکھن ملان دنیا مولانا کا

لصلوات العيد من الغد في اليوم الثامن فالد موافق لهذا النبوي

یوم ثانی واسطے نماز عید کی پس وہ موافق ہے سنت نبوی و غیر حنفی کے

الحنفی كما قال صاحب اليتك فان غم الملائك شهد واعند الامام

جیس کہ کہ صاحب ہدایہ پس اگر پوشیدہ ہوا ہلال اور گواہی گری یا نہ ہو

بر وقت الملائك بعد الزوال صلى العيد من الغد لان هذا تاخير

رویت ہلال کی بعد زوال کے روایا کیجا نماز عید و سر روز اس لئے کہ پہلے عید کے

وقد ورد في الحديث اخبرني الدارقطني ولما قصد الملائك

اور وارو ہوا حدیث میں اخراج کیئے اور دارقطنی اور حاکم گواہی دئے ہلال کی

بعد الزوال امر بالخروج الى المصلى من الغد فان حدث

زوال کیے بعد حکم کیجا ہے دوسرے روز واسطے نکلنے کی بوقت عید پس اگر حادث ہو بعد



يمنع من الصلوة في اليوم الثاني لم يصلها لان الاصل فيها

من كونه من دو سكر روزين نماز پيچھے سے نہ نماز او اگر اسے تحقیق کہ اہل اس میں

ان لا يقضى كالجمعة الا ان اتركناه بالحدث وقد وجدنا

یہ یہ مثل جو کہ نماز کے پہلے ہی قضا کیجئے مگر تحقیق کہ ہم اس کو اور بعد نماز یا ان خیر کے

الى اليوم الثاني عند العذر انتهى وما ينبغي التنبه عليه ما وقع

وقت عذر روز ثانی تک معاصرین سے جس چیز میں شدہ واقع ہوا

فیر لبعض الناس حيث قالوا بل يوم قضا الصوم يوم العيد

اوس سے آگاہ کرنا لازم اس حقیقت کے کہ عید کے روز کے روزہ کی قضاء لازم ہے

وقالوا ان الناس قد شرعوا في صوم يوم وهو عبادة لا يطا

اور کہ تحقیق کہ لو کہ عید کے روزہ میں شروع کئے اور وہ عبادت سے باطل نہ

العبادة بعد الشرع فيها من وجوب قضائها ونسوان ذلك الى ان

عبادت کا شروع کرنے کے بعد قضاء کا موجب ہوتا ہے اور نیت کی اس کو کوئی

محمد والیوسف رحمہما اللہ تعالیٰ وهذه زلة مافیه من ذلك

محمد اور آبی یوسف رحمہما اللہ کے اور یہ غرض ہے اور ان شخص سے جو غلطی



الی صاحبین زلتاخری ومنشاء الاشتباه انه راوا فی الھذا  
 ثبت انہما کو طرف صاحبین یہ لفظ تثنیہ دو یکسر ہے اور منشاء اشتباه کا تحقق کہ انہوں نے دیکھ دیا تین

ھذا العبارة حیث قال ومن اصبیح یوم النحر صائما ثم افطر  
 اس عبارت کو اس حیث سے کہ جو شخص کہ یوم النحر روزہ رکھا پھر افطار کیا

لا شئی علیہ وعن ابی یوسف و محمد فی النوادر ان علی القضا  
 اس پر کوئی شے نہیں اور ابویوسف و محمد سے نوادر میں یہ کہ اس پر قضاء ہے

فطن من افتی بوجوب قضا صوم عبد الفطر الذی افطر النبا  
 پس گمان کیا جو شخص صوم عید الفطر کے وجوب قضا کا فتویٰ دیا جس کو افطار کر کے لوگ

بعد ثبوت انہ یوم عید ہم من معاصرینا ظن ان ذلک ونظیر  
 بعد ثبوت اس امر کے کہ وہ انکی عید کا روزہ ہے بعض ہمارے ہم عمر گمان کئے اور کوئی ظن

قول الصاحبین بوجوب القضاء علی من افطر عن صوم یوم النحر  
 صاحبین کے قول کی وجہ نے میں قضا کے اس شخص پر جو یوم النحر افطار کیا

وایس الامر کذلک ولنا قول الصاحبین رحمہما اللہ فی  
 حالانکہ ایسا حکم نہیں ہے اور خبر اس میں ہے کہ قول صاحبین رحمہما اللہ اس میں



قصد النفل وشرع فيه لئلا يطل سواء عند ما العبد وغيرها  
 جو نفل کا قصد کیا اور اوس میں شروع کیا پھر اوس کو باطل کیا مابین کہ ترک عید اور عید

والامام استثنى العبد وامام لم يقصد النفل في الاتفاق بينهما  
 اور امام صاحب عید کو استثناء کر اور لیکن جو شخص کہ نفل کا قصد نہیں کیا پس بالاتفاق دون دونوں

والامام وسائر اهل البيت كفى ان لا قضاء عليه قال في  
 راجع صاحب اور تمام اہل بیت کے لیے ترک عید اور اس پر قضا نہیں ہے جسے

الدر المختار شرح تنویر الابصار ولنز نفل شرع فيه قصد  
 در المختار میں جو شرح تنویر الابصار کی ہے اور لازم ہوتی ہے جس میں قصد شروع کیا

قال في الشرح فلو شرع ظنا فانطراي فوراً فلا قضاء اما لو  
 کہے شرح میں پس اگر شروع کیا گمان سے پس انظار کیا یعنی فوراً پس قضا نہیں اگر

ساعتی في وقت النية لم يضر القصار لانها مخصصة صار كأنه  
 گزری ایک وقت نیت میں اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اسلی تحقیق کہ اسی ادا کری اوسکو گواہ

النصي على هذه الساعة في العبد ومرايا التشرع انتهى والحمد لله  
 نیت کیا اور اسی بخیر اس میں مگر عید اور ایام تشریع میں اور غائب



فی العیدین وایام التشریق للصاحبین فیما اذا قصد النقل الثانی  
 عیدین اور ایام تشریق میں دو پہلے صاحبین کے بیچ اور سچ چیز کہ جبکہ نقل کا کیا کہی

النفل اذا ابطال فلزوم القضاء لا للشرع بل لانرازم علی کل حال  
 جو تھکہ غیر نفل کو باطل کیا پس لزوم قضاء و بیبشروع کر تھکہ نہیں بلکہ وہ لازم ہے ہر حال میں

والامرضاء لا غبار علیہ فلیتأمل فی ذلک معاصیرنا قال صاحب  
 اور امراض ہر ایک نہیں غبار کو پر ہمارے اہل عصر اس میں تامل کرنا چاہیے کہ صاحب

فتح القدیر وعن ابی یوسف الحاصل ان الشرع فی صوم لعم  
 فتح القدیر اور ابی یوسف حاصل یہ ہے کہ جن روزوں کا کہنا منع ہے

من الايام المنهية ليس موجبا للقضاء بالافسا وقال  
 اس کو شروع کر کے شرک کر کے قضاء لازم نہیں آتی اور کہیے

بدل النفل الغنی فی البدایہ شرح الہدایہ لا شیء علیہ  
 بدایہ الدین عینی ہدایہ کی شرح بدایہ میں نہیں ہے کوئی شیء

ای لا قضاء علیہ لان القضاء انما یبتنی علی سلا مة الواجب

یعنی اس کو قضاء نہیں اس لئے کہ تحقق کر قضاء واجب کی سلامتی پر مبنی ہوگی



عن شائبة الحرثي يوم يوم النحر حرام ولما كانت الاختلاف  
بينكم في شائبة حرثي اور يوم النحر کا روزہ حسہ ام اور جبکہ اختلاف ہے کہ

فمسئلة من رويت الامام ابو النضر الثاني ان هذا حكمه مفصلا  
ہاں میں ہے لا نغم ہواہم پر یہ کہ ذکر میں ہم احکام کو اس کے مفصلاً

قال شمس الامم الحلبي لودا والامام ابو النضر لا يقطرون في  
كسے شمس الامم حلوانی اگر طال کو روز میں دیکھیں تو نہ افطار کریں ابو حنیفہ رحمہ

قول ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ وقال ابو یوسف ان راقل  
قول میں اور محمد کے اور کہ ابو یوسف اگر دیکھے قیل و قال

الان ال افطر والامن الليل الماضی وبعد لا المذهب المختار  
افطار کریں اس لئے تحقیق کردہ گذشتہ کتاب ہے اور اس کے بعد میں اور مذہب مختار

وظاهر الرواية على ما في كتاب الحنفية هو عدم عبث و النحر  
اور ظاہر روایت اور سیر جامع کتاب ہای حنفیہ میں ہے وہ روایت روز کی معتبر نہیں

مطلقاً شيا كان وصباحاً و هو من الشافعي رحمه الله  
مطلقاً شیا کان وصباحاً و هو من الشافعی رحمہ اللہ اور وہ مذہب شافعی پر عمل کرتا ہے



فصل اول کے میں اہل الاسماء میں سے ہیں کہ با ارباب

پس بخشنی ہے محمدی لئی اہل اسام و ارباب اور بشارت ہوئے

دیننامہ الادیان الان بلغ زمان الانتظام علی طبق مراد کم

اچھا دین نامی دیون پس اب ہو چکا تھا یہی مراد کے موافق انتظام کا زمانہ

وقدم وقت الاهتمام علی وفق مرکز فواد کم لان قد امر

اور تمہارے دلوں کی خوشی کے مطابق اہتمام کا وقت پیش آیا اس لئے کہ تم پر عالم

العالم الفاضل علیکم حاکما والحال کامل الفصل ختم بینک

فاضل حاکم ہوئے اور تمہارے باہین کے تنازعے کے فیصلوں کے لئی عالم کامل فاضل ہوئے

فبہ یتنظم امور الدینیت ومنہ تھتم مهام الذمبیت

پس انہی سے امور دینیہ کا انتظام ہوگا اور انہی سے غم بھی بڑے کاموں کا اہتمام ہوگا

مضی ماضی من البحت ما کان فی الحال ویدفع ظلمت

فی الحال جو کچھ بھت گزری سو گزری آئندہ رویت حال میں

الامشاع بانوار انتظام من رؤیة الصلال فی الاستقبال

لکھ انوار انتظام سے ظلمت سماعت شکوک دور ہو جائیگی



انشأوا لله المستعان وعلم التكوان فالان لازم عليكم

اگر چاہے اللہ مستعان اور اسی پر توکل ہے پس آپ تم پر لازم ہے

ان يشكروا لله العزيز المنان وادعوا بخشوع القلب خضوع

اللہ غالب منت کو خضوع کا شکر کریں اور دعا کرو خشوع قلب اور خضوع دل سے

البحنا لهذا السلطان العلو الشان اللهم يا مجيب الدعاء

اے بادشاہ بلند شان کے لئے اے اللہ ای قبول کرنے والے دعاؤں کے

اجعل هذا العيد سعيد لمن كان بذاتك المباركة انتظام

گردن اس شہید کو واسطے لقمہ کہ ریاست اسلامیکہ اور انتظام کی مبارک ذات سے

امور ریاست اسلامیکہ لازمة واهتمام مهام السلطنة

لازم ہے اور سلطنت دینیہ کے بڑے کاموں کا اہتمام

الدينية قائمة عابداً عليهما بعد عام يا ذا الجلال والاكرام

قائم ہے سال بال آپ پر عود کرنے والی اے صاحب بزرگی اور بزرگی کے

بل كل ايام عمر الشريف اعياداً وليا اليقائه مباركة وسعاد

بلکہ تمام روز کے عمر شریف کے عیدوں اور ایسے بڑے راتیں مبارک اور نیک







في التزام حكمه الى فرقتين طائفتين بوجوب الاطاعة واختلاف في سبب الوجوب فبعضهم يعتقد جواز  
 الحكم بخبر النار ومنهم من يجعل سبب لزوم الطاعة سد ذريعة الفتنة ولما حصر جوابي في الاصل احكم الفاضل  
 يرفع الخلاف اذ اساعرت تحقق ارسبلتنا هذه من ذوالقبيل قالوا واذا جاز الشارع ما خيره بالصلاة  
 المكتوبة عن غيرها خلف الالة الظالمين فليس اولى ان يسوغ ويجوز الاخذ بحكم الفاضل  
 في غير الشريعة قالوا ان كثير من فقهاء المذاهب الاربعية قد جردوا في نحو هذا المسئلة للشخص  
 بحاسبه الموثوق من جواز العمل بخبر من وقع في قلبه صدق مع لزوم احقاق ما خالف ما عليه طائفة  
 المسلمين وعامةهم واستدلوا بانواع اعتبار الخبر بالبرهان والبرهان بوضع بسطها والبرهان  
 اوان تشهرا وانما بعثني على رسم هذه الاخر والكل ان اخونا العلامة الفاضل  
 المحقق المولى محمد ابوسعيد محمد رحمة الله عليه الفاضل كرمه محمد بن محمد بن محمد  
 المنتظم بحكم المحلات لسكان نظام احكام العلماء المصلحين كتب في هذه المسئلة فتوى في  
 جزيرة عباد المنفعة شفاة رقيقة تستمع عاينها الفاظها وتقر بعبد باشارتها وايمانها  
 دعي المتعارفين في الصلح والوفاء وتراءى الفرق والشقاق ابدأ توجهها موبد الحكم فاقضي  
 ولقد اضاف في الذب عن شيخ الاسلام الذي قد عرفه في طرقة صالحة في صلح المصلحين  
 على ما عتب احرف فيما اذاه اليخرجها به البطل اثبت النبي صلعم للمصيب فاجتهدا احرفين



والمخطي اجر واحد وذللك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يختلفون في المسئلة الواحدة  
 فلا ينقسم بعضهم على الاخر ولا يطعن في حاله ولا ينادي بشد ولا بطا الا بصواب البينة والكتاب وشاهدنا صاحبنا  
 الاجتبا اما الآن وقد جعل من الدين كالمعرفة وانكروا كما لو قال لا خلق صبا الدين بينهم غيبا  
 قل ان يوجد منهم لا يحسبوا تنكبوا عن طعنوا واعجوا عن يوق حلفه نعيابا بالثمن من وجبا الدمار  
 وموقفا الاذنا وغضب الرب الهنا نابرنا الدين اناس جعلوا همهم سبب العلم وشعارهم الطعن  
 وذرهم الانبياء واذا كما اشاعه الفاحش من فاعلها من المؤمنين هم فبالا لكم ايها الزائغون في اختلاف  
 فذرهم على من غرضهم من همهم وكم همهم من الباطل اللهم المشتكى من اناس خالفوا الشرع المنقور وما اوجب  
 بقول النبيه والاحلام تبط الاقوام بدور وسائر في احوالهم وولاه وحكام سلطان  
 البس الم الرضا عن هؤلاء والطعن فيهم وعد طاعتهم سبب في اخلاق الوحد وانضام بالامه  
 الى الفوضاء اما تعلموا انكم لا يوجد في الناس حي لا راس كذل لا ترى له متبقي جاتهم  
 بلاسوا نحن لا نمنع الامن بالمعرفه والنصيح بالمالوف وانما نمنع ونخذ من بخر الحاد واللقا  
 وهذا هو ما سعى اليه اخونا المولوي العلامة في رسالته فجزاه الله خير جزاء في الاخرة والاولى  
 واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين صلى الله عليه وسلم على خاتم النبيين والمرسلين  
 كتبه الخبير صالح بن عيسى بن ناصر الياضي